## ''میں کس کے ہاتھ پر اپنا لہو تلاش کروں؟'' ۔ ابو حسین نورستانی حفظہ اللہ تعالی

# ''میں کس کے ہاتھ پر اپنا لہو تلاش کروں؟

## ابو حسین نورستانی حفظہ اللہ تعالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمدللہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ و اشھدأن لا إلہ إلا اللہ و أشھد أن محمد ا عبدہ و رسولہ اما

بعد !

دین اسلام افراط و تفریط کے درمیان معتدل ہے۔ اسکی رات بھی دن کی طرح روشن اور واضح ہے۔ قرآن کریم میں ہر چیز کا بیان موجود ہے اور اسکی تفصیل، تفسیر و تشریح احادیث نبویہ میں وارد ہے

جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

[لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَى وَلَكِنْ تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ]

(یوسف:111)

’’یہ قرآن گھڑی ہوئی بات نہیں بلکہ اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق اور ہر چیز کی تفصیل ہے اور ایمان لانے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے‘‘۔

آج امت جس مشکل میں گھری اور پھنسی ہوئی ہے، خاص طور پر پاکستان جن پریشانیوں میں گھرا ہوا ہے، جتنی قتل و غارت گری ہو رہی ہے باوجودیکہ پاکستان دارلحرب نہیں ہے۔ اس سب کچھ کے پیچھے گولی کافر کی اور کندھا مسلمان کا استعمال ہو رہا ہے۔ اور اس میں خطا کاروں اور مجرموں سے کہیں زیادہ معصوم لوگوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ کتنی مساجد ان بے گناہ نمازیوں کے خون سے رنگین ہوئی ہیں کہ جن کا اس جنگ و جدل سے کوئی تعلق نہیں، انکا خون ان بے بصیرت و عجلت پسند مفتیان کے سر ہے جو کم علم بھی ہیں اور کم فہم بھی! جبکہ،

[مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا]

(المائدہ:32)

’’جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں

فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا''

اور اگر جان بوجھ کر قتل کرے تو اسکی سزا اسلام میں وارد ہے۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں:

[وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا]

(النساء:93)

''اور اگر جان بوجھ کر قتل کرے تو اسکی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اس پر اللہ کا غضب ہے، اسے اللہ نے لعنت کی اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے''۔

اسلام میں اگر کوئی کسی کو غلطی سے بھی قتل کردے یا مار ڈالے تو اس کو بھی خلاصی کے لئے دنیا میں اس قتل کے بدلے بھاری قیمت چکانا ہوتی ہے۔ جیسا کی قرآن کی مندرجہ ذیل آیت میں مزکور ہے۔

[وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَن يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَن قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ]

(النساء : 92)

''اور اگر غلطی (قتل خطا) سے کسی بے گناہ مسلمان کو قتل کرے تو اس کا کفّارہ ادا کرنا فرض ہے۔ ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرے اور مقتول کے ورثاء کو خون بہا ادا کرے''

یعنی دونوں صورتوں(عمداً یا خطاً) میں قاتل قابل مواخذہ ہے![1]

رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع 10ہجری، 9ذی الحجہ کومیدان عرفات میں ایک لاکھ چوبیس ہزار کے قریب مسلمانوں کو مخاطب فرماکر نصیحت فرمائی ۔

’’لوگو! میری بات سن لو ! کیونکہ میں نہیں جانتا،شاید اس سال کے بعد تمہیں اس مقام پر کبھی نہ مل سکوں۔‘‘

**(ابن ہشام )**

’’تمہارا خون اور تمہارا مال ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جس طرح تمہارا آج کے دن کی،رواں مہینے کی اور موجودہ شہر کی حرمت ہے ‘‘۔

**(صحیح مسلم)**

یوم النحر_10ذوالحجہ کو بھی رسول اللہ ﷺ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا اس میں بھی آپ نے کل کی (پچھلی ) باتیں دہرائیں ۔ یہ پوچھنے کے بعد کہ یہ کونسا مہینہ، کونسا شہر اور کونسا دن ہے؟ فرمایا:

’’اچھا تو سنو کہ تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری آبرو ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہے جیسے اس شہر،اس مہینہ اور اس دن کی حرمت ہے۔‘‘

**(صحیح بخاری، صحیح مسلم)**

ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں :

’’مسلمان کا خون، مال اور آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے‘‘

**(صحیح مسلم)**

اور ایک حدیث کے یہ الفاظ ہیں :

’’کسی کافر کا (بلاوجہ) قتل بھی جائز نہیں، جس نے کسی ذمی (اسلامی ریاست میں معاہدے کے تحت رہنے والا کافر)کو قتل کیاوہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا‘‘

(صحیح بخاری)

یہ شہید نمازی بے چارے زبان ِخاموشی سے کہتے ہوں گے او مسلمانو! تم ہم سے کس بات کا انتقام اور بدلے لے رہے ہو؟ صرف اس جرم میں ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر بھی جو ہماری طرف اتارا گیا اور جو اس سے پہلے اتارا گیا؟

مساجد بھی نوحہ کناں ہیں کہ ہمیں کیوں بارود کی نذر کیا گیا؟ ہمارے اندر بتوں کی پوجا تو نہیں ہو رہی، ہم ہندوستان کی سر زمین پر تعمیر نہیں کی گئیں کہ بابری مسجد کی طرح ہمیں تباہ کیا گیا ؟

افسوس ! تو یہ ہے کہ بابری مسجد ہندوؤں کے ناپاک ہاتھوں تباہ ہوئی، ہماری مساجد اپنوں کے ہاتھوں ظلم کا شکار ہیں ۔

’’اے اہل کتاب !! اپنے دین میں ناحق حد سے نہ بڑھو اور اس قوم کی خواہشات کے پیچھے مت چلو جو اس سے پہلے گمراہ ہو چکے اور انہوں نے بہت سوں کو گمراہ کیا اور وہ سیدھے راستے سے بھٹک گئے ۔‘‘

---

[1] مسلم ممالک میں دہشت گردی میں ملوث گروہ، اپنی عملیات میں مارے جانے والے بے گناہوں بارے یہ تلبیس کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم تو اپنے ہدف کو نشانہ بناتے ہیں اور اگر اس میں کوئی بے گناہ شخص بھی مارا جائے تو دنیا میں ہم پر اس کو کوئی بوجھ نہیں ، کوئی الزام نہیں، کوئی قصاص نہیں ہے۔ وہ لوگ بس اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے اور ہم سے انکے قتل کے بارے یوم جزا و سزا کے دن استفسار نہیں کیا جائے گا یہ ایک انتہائی بے تکی اور جہالت پر مبنی موقف ہے۔۔ اور اس بارے ہم اوپر قرآن و حدیث کی واضح نصوص سے بیان کر چکے ہیں کہ چاہے کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے یا غلطی سے اسلام میں دونوں صورتوں میں مجرم اور قابل مواخذہ ہے۔

(یاد رہے یہاں ہماری مراد مسلم ممالک اور مسلم معاشرے میں ہونے والی کاروائیاں مراد ہیں نہ کہ کسی حربی کافر ملک میں ہونے والی کاروائیاں ۔ کیوں کہ وہاں کے ضابطے مختلف ہیں)۔

اللھم أرنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ
وأرنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابہ